انگلینڈ میں تکرار عیدین و جمعہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سنا ہے کہ ایک شہر میں مختلف مساجد میں عیدو جمعہ قائم کرنے میں اختلاف ہے۔تو پھر کیا ایک مسجد میں متعدد عید کی نمازیں پڑھنا جائز ہے کیونکہ انگلینڈ میں ایسا ہی ہوتا ہے اور ایسے ہی جمعہ کی متعد د جماعتیں کروانا جائز ہے ؟کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ایک ہی مسجد میں جمعہ پڑھنا ممکن نہ ہوسکے گا اور جمعہ ویک ڈیز (Week days) میں آتا ہے اور ہر ایک کو ایک ہی وقت میں چھٹی ملنا نہ ممکن ہے لہذا کچھ پہلی جماعت میں شرکت کرتے ہیں اور کچھ دوسری میں اور تیسری پرابلم یہ ہے کہ بدمذہبوں نے کئی جمعوں کا آغاز کررکھا ہے لہذا اگر سنی لوگ ایسا نہیں کرتے تو بھولی بھالی عوامِ اہلسنت ان کے پیچھے جمعہ پڑھے گی ؟

سائل :امام ابوبکر، بریڈ فوڑد(انگلینڈ)

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اَلْجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّاب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَوَالصَّوَاب

ایک شہر میں متعدد جگہوں پر نماز عید پڑھنا جائز ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے اور ایک شہر میں متعدد جگہوں پر نماز جمعہ قائم کرنے میں اختلافِ ایمہ ہے مگر راجح اورمفتی بہ قولِ جواز ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے :**(تُؤَدَّى بِمِصْرٍ) وَاحِدٍ (بِمَوَاضِعَ) كَثِيرَةٍ (اتِّفَاقًا):** عیدکی نماز اتفاقاً ایک شہر میں بہت سی جگہوں پر ادا کی جاسکتی ہے۔ ا س کے تحت علامہ ابن عابدین شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں **"وَالْخِلَافُ إنَّمَا هُوَ فِي الْجُمُعَةِ"** اختلاف تو صرف جمعہ میں ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار باب العیدین ج2 ص 176)

امام اہلسنت امام احمدرضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں : اور صلوٰۃ عید میں جواز تعدد متفق علیہ ہے بخلاف جمعہ کہ اس میں خلاف ہے اور راجح جواز۔(فتاوی رضویہ ج 8ص 577)

اور ایک ہی جگہ پر دوبارہ جمعہ کی نماز کا ادا کرنا بلاضرورت ناجائز ہے اور ہاں دفعِ حرج اور ضرورت کی وجہ سے ایک ہی مسجد یا جگہ پر عید و جمعہ کی متعدد جماعتیں کروانا جائز ہے بشرطیکہ ہر جماعت کے لیے امام معین ہو جسے عوام نے عید وجمعہ کی نماز کے لیے مقرر کیا ہو۔بلاشبہ مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد کا تنگ پڑنااور ایک ہی وقت میں مسلم ورکرز کو جمعہ پڑھنے کی اجازت کا نہ ملنا ضرورت ہے اور عوام اہلسنت کے عقائد کا تحفظ ضروری و لازم اور بڑی اہم ضرورت ہے۔

اولاً:ایک ہی جگہ پر نماز عید کی تکرار کے بارے میں امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ ایک عیدگاہ میں ایک دن ایک ہی خطبہ ہے

دو امام نے دو جماعت نماز پڑھائی ان میں سے پہلے امام نے مع خطبہ نماز پڑھائی اور ثانی امام نے بدون خطبہ کے نماز ادا کی اب ان دونوں جماعتوں کی نماز ہوئی یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو دونوں کی جائز ہوئی یا ایک کی، اور اگر ایک جائز ہوئی تو پہلے کی یا ثانی کی، اور اگر ناجائز ہے تو دونوں کی ناجائز ہے یا ایک کی؟ اگر ایک ہے تو پہلے کی یا ثانی کی؟

تو آپ رحمۃ اللہ علیہ جواباً ارشادفرمایا کہ اگر دونوں امام ماذون باقامت نماز عید تھے دونوں جائز ہوگئیں اگر چہ امام دوم نے ترک سنّت کیا کہ عیدین میں خطبہ ہے فرض وشرط نہیں تو اس کا ترک موجب ناجوازی نہ ہوگا البتہ موجب اساءت و کراہت ہے ۔

(فتاوی رضویہ ج 8ص 575)

جو شرائط نماز عیدکی ادا و صحت کی ہیں وہی جمعہ کی ہیں صرف خطبہ نماز عیدمیں سنت ہے۔جیساکہ درمختارمیں ہے: تجب صلٰوتھما علی من تجب علیہ الجمعۃ بشرائطھا المتقدمۃ سوی الخطبۃ فانھا سنۃ بعدھا "درمختار میں ہے کہ عیدین کی نماز ان لوگوں پر لازم ہے جن پر جمعہ لازم اور خطبہ کے علاوہ تمام شرائط بھی جمعہ والی ہی ہیں کیونکہ عید کے بعد خطبہ سنت ہے (درمختار باب العیدین مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۱۱۴)

لہٰذا جب کسی ضرورت کی وجہ سے ایک جگہ پر نماز عید کی تکرار جائز ہے تو جمعہ کے جواز میں کونسی قباحت جبکہ دونوں نمازوں کے لیے امام معین ہو۔

اور فتاوی رضویہ کی اس عبارت" ایک مسجد میں تکرارِ نماز جمعہ ہرگز جائز نہیں " اعتراض نہ کیا جائے ۔کیونکہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں اس سے آگے فرماتے ہیں کہ اور(تکرار جمعہ ایک مسجد میں اس لیے جائز نہیں کہ)مسجد واحد کے لئے وقتِ واحد میں دو امام کی ہرگز ضرورت نہیں،تو جب پہلا امام معیّن جمعہ ہے دوسرا ضرور اُس کی لیاقت سے دور ومہجور تو اُس کے پیچھے نماز جمعہ باطل ومحذور، البتہ اگر امام معین نے براہ شرارت خواہ اپنی کسی خاص حاجت کے سبب جلدی کی اور وقت معہود سے پہلے معدودے چند کے ساتھ نماز پڑھ لی عامہ جماعت مسلمین وقت معین پر حاضر ہوئی تو اب ظاہراً مقتضائے نظر فقہی یہ ہے کہ انھیں جائز ہو کہ دوسرے شخص کو باتفاق عام مسلمین امام مقرر کریں اور نماز جمعہ پڑھیں:لحصول الضرورۃ بالضرورۃ ولم تند فع بما فعل الامام بل لم یحصل من فعلہ ماکان نصبہ فما نصب الاللعامۃ لالعدۃ نفر کما لایخفی ولیحرر۔ واضح ضرورت پائے جانے کی وجہ سے اور یہ ضرورت امام کے فعل سے پوری نہیں ہوئی بلکہ جس مقصد کے لئے اس کا تقرر ہواوہ حاصل نہ ہوا وہ تو عام لوگوں کے لئے مقرر تھا نہ کہ چند لوگوں کے لئے جیسا کہ مخفی نہیں ، اسے واضح کرلینا چاہئے۔ واﷲ تعالٰی اعلم۔

(فتاوی رضویہ ج 8ص 362)

اس عبارت سےمعلوم ہوا تکرار جمعہ ایک مسجد میں اس لیے جائز نہیں ایک مسجد میں دوسرے امام کی ضرورت نہیں اور جب ایک مسجد میں دوسرے امام کی ضرورت متحق ہو جائے تو جائز ہے۔اور دیکھئے آگے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود ضرورت کے تحت پہلی بار جمعہ کی جماعت کے قائم ہونے کے باوجود دوسری جماعت کو اسی مسجد میں قائم کرنے کا حکم فرمایا۔ارشاد فرماتے ہیں :تو اب ظاہراً مقتضائے نظر فقہی یہ ہے کہ انہیں (جن کی نماز جمعہ رہ گئی)جائز ہو کہ دوسرے شخص کو باتفاق عام مسلمین امام مقرر کریں اور نماز جمعہ پڑھیں۔

ثانیا:احناف کا موقف یہ ہے کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز نہیں اور اسی پر اعلی حضرت امام اہلسنت نے فتوی صادر فرمایا مگر اب مفتیانِ کرام گاؤں میں جمعہ کے جواز کا فتوی دیتے ہیں ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اہلسنت گاؤں میں جمعہ قائم نہیں کریں گا تو بدمذہب ضرور کریں گے اور گاؤں کی بھولی بھالی عوام کے عقائد کے تحفظ کی خاطر گاؤں میں جمعہ کے جواز کا فتوی دیا گیا۔لہذا اب انگلینڈ میں نمازیوں کی کثرت اور اژدہام اور تحفظِ عقائد کی خاطر ایک ہی جگہ پر تعدد جمعہ کے جواز کا فتوی دیا جائے گا۔

ثالثاً: یہاں پر لوگوں کا دنیوی مشاغل میں مصروفیت اور عبادت و بندگی میں تساہل وفرار واضح ہے لہذا یہاں پر تعدد جمعہ کے عدم جواز کا قول ان کے تساہل وجہل میں اضافہ کرے گا۔لہذا تعدد جمعہ کے جواز کا قول ہی حکمت و دانائی کے موافق ہے۔

البتہ احتیاط یہ ہے کہ جمعہ پڑھنے کے ساتھ احتیاطی ظہر پڑھ لی جائے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعتیں ظہر کی پڑھ لی جائیں ۔

وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date: 4-4-2018

Multiple 'Eids and Jum'ah Salāhs

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: I have heard that there is a difference of opinion with regards to establishing 'Eid and Jum'ah in various masjids regarding a particular city. So, is it permissible to have several 'Eid Salāhs in one masjid because it is like this in U.K. Likewise is it permissible to have multiple Jum'ah Salāhs as congregations? This is because if this is not done, then it will not be possible to pray Jum'ah in only one masjid. Also, because Jum'ah is on a weekday, so it is not possible for everyone to be given time off and at the same time; this is why some join in with the earlier jamā'ah and some with the second or third. The problem is that the deviants have started several Jum'ahs, therefore if Sunnīs do not do this, then the common laymen among the Ahl al-Sunnah will pray Jum'ah behind them?

Questioner: Imām Abū Bakr from Bradford, U.K.

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدايۃَ الحَق والصواب

It is permissible to have the 'Eid prayer in multiple places in one city, and everyone [amongst the scholars] agree upon this. There is a difference of opinion with regards to having the Jum'ah prayer in several places in one city, however the rājih and muftā bihī [i.e. preferred and the one which the legal verdict is given upon] opinion is that it is permissible. Just as it is stated in Durr Mukhtār that,

"(تُؤَدَّى بِمِصْرٍ) وَاحِدٍ (بِمَوَاضِعَ) كَثِيرَةٍ (اتِّفَاقًا)"

"It is agreed that one can have 'Eid Salāh in multiple areas in one city."

'Allāmah ibn 'Ābidīn al-Shāmī states in Radd al-Muhtār regarding this that,

"وَالْخِلَافُ إنَّمَا هُوَ فِي الْجُمُعَةِ"

"The difference of opinion is only with regards to Jum'ah."

[Durr Mukhtār with Radd al-Muhtār, vol 2, pg 176]

The Imām of the Ahl al-Sunnah, Imām Ahmad Ridā Khān, may Allāh ﷻ shower him with mercy, states that the permissibility of numerous 'Eid salāhs is agreed upon,

in comparison to Jum’ah as there is a difference of opinion in this, and the preferred opinion is permissible.

[Fatāwā Ridawiyyah, vol 8, pg 577]

However, to have another Jum’ah salāh in the same place without any need is impermissible. Yes, it is permissible to have multiple congregational salāhs for Jum’ah and ‘Eid in one masjid or one place due to need and in order to remove hardship, provided that the Imām for every Jamā’ah is specified who the general public have agreed upon for the ‘Eid and Jum’ah salāh. Without doubt, the masjid being confined due to the vast amount of Muslims and Muslim workers not receiving time off at one given time is a need, and protecting the beliefs of the general public of the Ahl al-Sunnah is essential, imperative and a great need of the utmost importance.

Firstly, the Imām of the Ahl al-Sunnah, Imām Ahmad Ridā Khān, may Allāh shower him with countless mercy, was asked regarding multiple ‘Eid prayers in one place only, that if two Imāms led the congregation of two salāhs alongside khutbah, on the same day in the same place for ‘Eid salāh, such that the first of the two Imāms led salāh alongside khutbah and the second led without, then is their salāh valid or not? If it is permissible, then were both or just one; if only one was permissible, then was it the first or the second. If impermissible, then were both or just the one; if only one, then was this the first or the second?

So he, may Allāh ﷻ shower him with endless mercy, stated as a reply that if the ‘Eid salāhs of both Imāms were with Āzan alongside Iqāmah, then both will be permissible. Even though the second Imām left out a Sunnah meaning the khutbah of ‘Eid; it is not a fard nor a condition, thus leaving it out is not a cause of impermissibility. However, it does mean that it is wrong and disliked.

[Fatāwā Ridawiyyah, vol 8, pg 575]

The conditions are for the correctness and validity of ‘Eid salāh, they are also of Jum’ah salāh; only that the khutbah for ‘Eid is sunnah, just as it is stated in Durr Mukhtār that,

"“تجب صلٰوتهما على من تجب عليہ الجمعۃ بشرائطها المتقدمۃ سوى الخطبۃ فانها سنۃ بعدها

“The salāh of ‘Eid is essential for those whom Jum’ah is essential, and other than the khutbah, the rest of the conditions are also those of Jum’ah because the khutbah after ‘Eid [salāh] is sunnah.”

[Durr Mukhtār, vol 1, pg 114]

Thus, when it is permissible to have multiple ‘Eid salāhs in one place due to need, then what issue is there with the permissibility of Jum’ah, when the Imām is fixed for both salāhs. Also no objection is to be made regarding the following text in Fatāwā Ridawiyyah, “Multiple Jum’ah salāhs in one masjid is never permissible” because the Imām of the Ahl al-Sunnah, Imām Ahmad Ridā Khān, may Allāh ﷻ shower infinite mercies upon him, states after this in Fatāwā Ridawiyyah that, “(Multiple Jum’ah salāhs in one masjid is never permissible, that) there is never a need for two Imāms at one given time in one masjid. So when the first Imām is fixed for Jum’ah, then the competence of the second is definitely far and cut-off [i.e. there is no need for him], thus Jum’ah salāh behind him is void and prohibited. However, if the fixed Imām hurried regardless of whether it was due to a particular reason of his own out of mischief, and prayed salāh with a few people before the agreed time, [then] the congregation of the general public amongst the Muslims were present at the agreed time, so now, [judging] on the apparent, from a fiqhī sense it is permissible for them, as the general public amongst the Muslims jointly selected the second person as the Imām, and they should pray Jum’ah.

لحصول الضرورة بالضرورة ولم تند فع بما فعل الامام بل لم يحصل من فعلہ ماکان نصبہ فما نصب الاللعامۃ لالعدۃ نفر کما لایخفی ولیحرر

Due to a clear need being found and this need was not fulfilled with the action of the Imām. Rather, the purpose for which he was selected was not fulfilled; he was fixed for the general public, not a select few - just as it is not unclear. This should clarify it. And Allāh ﷻ knows best.

[Fatāwā Ridawiyyah, vol 8, pg 362]

From this text, one comes to know that multiple Jum’ah salāhs are not permissible when there is no need for a second Imām in a masjid. When the need for a second Imām in a masjid is found, then it is permissible. Note that he, may Allāh ﷻ shower him with mercy, further goes on to state regarding establishing a second jamā’ah in that very masjid due to actual need, despite the jamā’ah of Jum’ah being established the first time round. He states, “So now, [judging] on the apparent, from a fiqhī sense it is permissible for them (i.e. those whose Jum’ah is left [still yet to pray]), as the general public amongst the Muslims have jointly selected the second person as the Imām, and they should pray Jum’ah.”

Secondly, the Hanafī stance is that there is no Jum’ah salāh in villages, and Āla Hazrat, the Imām of the Ahl al-Sunnah has actually issued the fatwā [legal verdict] upon this. However, the respected Muftīs of today’s day and age issue the fatwā of permissibility for Jum’ah in villages. The reasoning behind this is that if the Ahl

al-Sunnah do not establish Jum’ah in villages, then the deviants will definitely do so, and [so] the the fatwā of permissibility was given for the sake of protecting the ‘Aqā’id [beliefs] of the common laymen. Therefore, the fatwā of permissibility is given in U.K. for multiple Jum’ahs in one place due to the vast amount of the crowds of people and for the sake of protecting ‘Aqā’id [beliefs].

Thirdly, people being busy & occupied in worldly engagements and laziness & avoiding worship is apparent. Thus, the stance of multiple Jum’ahs being impermissible will only increase their ignorance and carelessness, therefore the stance of multiple Jum’ahs being permissible is in line within [required] ingenuity and wisdom.

Nevertheless, precaution is that, alongside praying Jum’ah, one also prays Zuhr as a precautionary measure. The method for this is that after praying Jum’ah, four rak’ahs of Zuhr are prayed.

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri
Translated by Haider Ali